عزیز زبیدی واربرٹن

تعارف و تبصرہ کتب

علوم القرآن اور اصولِ تفسیر مولانا محمد تقی عثمانی
صفحات ۵۱۰
قیمت ۲۷/ روپے
پتہ مکتبہ دار العلوم۔ کراچی نمبر ۱۴

مولانا عثمانی معروف اہل قلم اور عالم دین ہیں، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ 'الولد سرلابیہ' باپ کی طرح علم و قلم میں جہاں گہرائی اور گیرائی رکھتے ہیں وہاں کافی حد تک محتاط بھی لکھتے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب "علوم القرآن اور اصولِ تفسیر" مولانا موصوف کی تازہ تصنیف ہے، اس میں انھوں نے قرآن حمید اور اس سلسلے کے دوسرے اہم موضوعات سے تفصیلی اور محققانہ بحث کی ہے۔

اس کے دو حصے ہیں، پہلے حصے میں آٹھ ابواب ہیں، باب اول تعارف، دوم تاریخ نزولِ قرآن سوم قرآن کے سات حروف، چہارم ناسخ و منسوخ، پنجم تاریخ حفاظت قرآن، ششم حفاظت قرآن سے متعلق شبہات اور ان کا جواب۔ ہفتم حقانیتِ قرآن، ہشتم مضامین قرآن۔

حصہ دوم میں کل چار باب ہیں، باب اول علم تفسیر اور اس کے مآخذ، دوم تفسیر کے ناقابل اعتبار ماخذ، سوم تفسیر کے چند ضروری اصول، چہارم قرونِ اولیٰ کے بعض مفسرین۔

دونوں حصوں میں ہر باب کے نیچے متعدد عنوان ہیں جن کے تحت نہایت عالمانہ اور بصیرت افروز مباحث ملتے ہیں۔

قرآن حمید اور قرآن پاک کے ماہر علمائے کرام کے سلسلے کے بعض اعتراضات کے جو جوابات دیئے گئے ہیں، وہ شافی اور خاصے فاضلانہ ہیں۔ خاص کر تفسیر قرآن کے بعض ناقابلِ اعتبار ماخذ کی جو تفصیل پیش کی گئی ہے اس کا مطالعہ بھی نہایت بصیرت افروز ہے۔

"تفسیر کے چند ضروری اصول" کے عنوان کے تحت تفہیم قرآن کے لیے بعض بنیادی اصولوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے جو عموماً جمہور کے نقطۂ نظر کے مطابق ہیں۔ گو بعض مباحث سے اختلاف کی گنجائش موجود ہے تاہم مجموعی لحاظ سے کتاب کا مواد نہایت احتیاط سے مرتب کیا گیا ہے اور خاصا محققانہ ہے۔

حقیقت اور مجاز کے سلسلے میں ترجمان القرآن حضرت امام ابن تیمیہؒ (ف ۷۲۸ھ) کا بھی ایک نظریہ ہے جو اس قابل ہے کہ اس کا ضرور مطالعہ کیا جائے۔ اگر فاضل مؤلف اس پر بھی تفصیلی روشنی ڈالتے تو یہ مضمون اور جامع ہو جاتا۔ یہ تنہا ابن تیمیہ کی بات نہیں، علمائے ظاہر، شوافع میں سے ابن القاص مالکیوں میں سے خویز منداد جمہور کی تعبیر سے مطمئن نہیں ہیں۔ (الاتقان)

حافظ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ یہ کہنا کہ حقیقت وہ لفظ ہے جو اپنے موضوع لہ میں مستعمل ہو ورنہ وہ مجاز ہوگا، آخر اس وضع سابق کا پتہ کیسے چلایا جائے گا؟ اور اس کا کیا ثبوت ہے۔

انهم قالوا الحقيقة اللفظ المستعمل فيما وضع له والمجاز هو المستعمل فى غير ما وضع له، احتاجوا الى اثبات الوضع السابق على الاستعمال وهذا يتعذر (كتاب الايمان ص۳۵)

بعض مقامات میں تبصرہ اور جواب کا انداز خاصا تیز ہے اور بعض جگہ تو اسلوب بیان بھی کسی حد تک ثقاہت کے شایانِ شان نہیں رہا۔ گو اس کی حیثیت ردعمل کی ہے تاہم علم و ثقاہت کا مقام مزید احتیاط کا متقاضی ہے۔

مؤلف موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے انھوں نے علوم القرآن تالیف فرما کر ایک بہت بڑی علمی ضرورت کو پورا کیا ہے — اور "درر منثورہ" کو یکجا کر کے فکر و نظر کے لیے ایک جاذبِ نظر ہار مہیا کر لیا ہے۔

(۲)

تکمل تعلیم الاسلام۔ چار حصے مجلد	حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ شاہجہانپوری
صفحات۔ کاغذ	۳۰۴ — جائنٹ نیوز
قیمت	۶/- روپے
ناشر و ملنے کا پتہ	کتب خانہ شانِ اسلام۔ راحت مارکیٹ۔ اردو بازار لاہور

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے عظیم فقیہ اور فقہ حنفی میں ان کو ممتاز مقام حاصل تھا۔ ان کے دور میں ان کے فتاووں کو قبول عام حاصل تھا۔ سنہ ۱۹۴۰ء میں راقم الحروف کو ان کا درس بخاری سننے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل کرے!